لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ

ناشر قرآن ◎ خلیفہ راشد ◎ کاتب وحی

امام مظلوم

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

تالیف
علامہ ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی

ادارہ اشاعت المعارف

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب ——— سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ
مصنف ——— علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ
تعداد ———
سن اشاعت ——— جون
ہدیہ ———
ناشر ——— ادارہ اشاعت المعارف نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ
سمندری ضلع فیصل آباد۔ 0300-6661452

Scanned with CamScanner

داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم، کاتب وحی، امیر المومنین

خلیفہ سوم

حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ نے 12 سال تک 44 لاکھ مربع میل پر اسلامی پرچم لہرایا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ساڑھے چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم کو قرآن نے جنت کی خوشخبری سنائی۔

ماہتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن ستاروں میں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا نام بہت نمایاں ہے۔آپ رضی اللہ عنہ کے جود وسخا، حلم وعطاء، عشق مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم، جذبہ وشوق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ تعلق ایک ایسی درخشندہ کہانی ہے جو مخالف وموافق، تمام حلقوں میں مسلم ہو چکی ہے۔

مغربی اور یورپین مستشرقین سے لے کر اسلام کے نابغہ روزگار مورخین تک سب نے خلیفہ راشد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں اور عبقری کردار کو امت مسلمہ کے لئے نشان راہ قرار دیا ہے۔عمر کی 82 منزلیں گزار کر نہایت مظلومیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں جس طرح انہیں شہید کیا گیا اور پھر جس طرح 40 روز تک آپ رضی اللہ عنہ پر کھانا پینا بند رکھا گیا وہ بھی صفحہ تاریخ کا المناک باب ہے۔

ولادت:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ عام الفیل کے چھ برس بعد یعنی 577ء میں پیدا ہوئے۔

شجرہ نسب:

آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ عثمان بن عفان ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قریشی اموی۔

(از تاریخ الخلفاء ص 118 قدیمی کراچی علامہ جلال الدین سیوطی)

اس طرح آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

طبقات ابن سعد کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ نے چوتھے نمبر پر اسلام قبول کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے کے جرم میں آپ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ کے چچا حکم بن ابی العاص نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا، کئی روز تک ایک علیحدہ مکان میں بند رکھا گیا، چچا نے کہا جب تک تم نئے مذہب کو نہیں چھوڑو گے آزاد نہیں کروں گا، یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چچا! ''خدا کی قسم! میں مذہب اسلام کبھی نہیں چھوڑوں گا اور اس دولت سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گا'' چنانچہ حکم بن ابی العاص نے آپ رضی اللہ عنہ کو مجبور ہو کر آزاد کر دیا۔ (طبقات ابن سعد/ تاریخ الخلفاء ص 20)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت داری

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اگرچہ بنو امیہ کے چشم و چراغ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔ تاہم قریش کے ان دو عظیم خاندانوں اور قبیلوں میں امتزاج ملاحظہ ہو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار تھے۔

✿ آپ کی نانی ام الحکیم البیضاء بنت عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کی جڑواں بہن تھیں، اس طرح آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے نواسے ہوئے۔

(تاریخ الخلفاء ص 119)

Scanned with CamScanner

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ،جب وہ فوت ہوگئیں تو ان کی بہن ام کلثوم رضی اللہ عنہا بھی ان (سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کے نکاح میں دے دی ،ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے ان سب کا نکاح عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیتا''۔

(کنز العمال ص21 ج13 / تاریخ الخلفاء ص121)

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں کے نکاح کی وجہ ہی سے آپ رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین یعنی دو نوروں والا کہا جاتا ہے۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا: ''میں نے کسی بیوی کے ساتھ یا اپنی کسی بیٹی کا نکاح اللہ کی وحی کے بغیر نہیں کیا'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے اللہ اور اس کے رسول کے ہاں آپ رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جوڑا بہت خوبصورت ہے''۔ (تاریخ الخلفاء ص120 بحوالہ ابن عساکر)
- اس طرح ہجرت مدینہ اور ہجرت حبشہ کے بعد آپ کو ذوالہجرتین کا لقب عطا ہوا۔ ابن عساکر میں ہے۔ ''حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی انسان ایسا نہیں گزرا جس کے نکاح میں کسی پیغمبر کی دو بیٹیاں آئی ہوں سوائے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے''۔ (تاریخ الخلفاء ص119)
- حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے آپ رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک لڑکا عبداللہ پیدا ہوا، عبداللہ کے بارے میں ایک روایت ہے کہ وہ آٹھ سال کی عمر میں مرغ کی چونچ کے زخم سے وفات پا گیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق یہ عبداللہ جنگ یرموک میں شہید ہوا اور اس نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے دین اسلام کی ایک بڑی جنگ میں بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے شہید ہوگئے۔

Scanned with CamScanner

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ساڑھے چودہ سو صحابہؓ کے لئے جنت کا اعلان

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، بیعت رضوان کے موقع پر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سفیر بن کر مکہ گئے تھے، خبر مشہور ہوگئی کہ عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کیلئے میرے ہاتھ پر بیعت کرے، اس وقت ساڑھے چودہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ (مشکوٰۃ ص561)

اس بیعت کے بعد خدا کی طرف سے درج ذیل الفاظ میں ان خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے رضامندی کا اعلان کیا گیا۔

"بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے راضی ہوگیا، جنہوں نے اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے نیچے بیٹھ کر تیرے ہاتھ پر بیعت کی ہے، خدا ان کے قلوب کو جانتا ہے، پس اس نے طمانیت اور سکون اتارا ان پر اور فتح ان کے لئے بہت قریب ہے"۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا، میرا ساتھی عثمان رضی اللہ عنہ ہوگا"۔

(ترمذی ص689 ج2/ فضائل الصحابہ الامام احمد ص515 ج1/ مشکوٰۃ ص561)

- ابن عساکر نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سے جب عثمان رضی اللہ عنہ گزرے تو میرے پاس فرشتہ بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا یہ شہید ہیں، ان کو قوم شہید کر دے گی، مجھے ان سے شرم آتی ہے۔

Scanned with CamScanner

❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لباس کو درست فرمالیتے اور فرماتے تھے، میں اس سے کس طرح شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص 560)

❁ حاکم مستدرک نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

''اے عثمان رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ تجھے خلافت کی ایک قمیص پہنائے گا، جب منافق اسے اتارنے کی کوشش کریں تو، تو اسے مت اتارنا، یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو''۔ (مشکوٰۃ ص 562)

چنانچہ جس روز آپ رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا تھا، چنانچہ میں اس پر قائم ہوں اور صبر کر رہا ہوں۔

(ترمذی ج 2/ تاریخ الخلفاء ص 121/ مشکوٰۃ ص 562)

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ جنت خریدی ہے، ایک مرتبہ بیر رومہ خرید کر اور دوسری مرتبہ جنگ تبوک میں ایک ہزار اونٹ دیکر۔ (مستدرک حاکم بحوالہ تاریخ الخلفاء ص 121)

❁ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن خباب کے حوالے سے لکھا ہے کہ، جنگ تبوک کے موقع پر جب تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اڑھائی لاکھ رومی عیسائیوں سے مقابلہ تھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ترغیب دے رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھر کا سارا سامان اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نصف سامان دیا تھا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کی! میں دوسو اونٹ سامان کے لدے ہوئے دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ترغیب دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر اٹھے اور فرمایا میں تین سو اونٹ پھر دیتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ترغیب دی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ چوتھی بار پھر بولے میں دوسو اونٹ اور ایک ہزار

Scanned with CamScanner

اشرفیاں اور دیتا ہوں، اس طرح سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار اشرفیاں اور نوسو اونٹ غلے کے لدے لدائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ماضر عثمان ما عمل بعد اليوم"

"آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی گناہ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا"

(ترمذی ج2/ تاریخ الخلفاء ص121/ مشکوٰۃ ص561)

❁ ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہم اور عثمان رضی اللہ عنہ اپنے والد ابراہیم علیہ السلام سے بہت مشابہ ہیں"۔ (تاریخ الخلفاء ص120)

❁ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنا ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل مبارک ظاہر ہو جائے مگر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے۔ (کنز العمال ص23 ج13)

❁ حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اوّل شب سے طلوع فجر تک ہاتھ اٹھا کر عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرماتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، اے اللہ! میں عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔ (کنز العمال ص22 ج13)

❁ ایک روایت میں ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تیرے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں جو تجھ سے ہو چکے یا قیامت تک گے۔ (کنز العمال ص24 ج13)

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دس اہم خصوصیات

ابن عساکر میں ہے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بلوائیوں نے عرصہ حیات تنگ کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہ گھر میں محصور تھے۔ اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے باغیوں کو خطاب

Scanned with CamScanner

کرتے ہوئے فرمایا:

میرے دس خصال میرا رب ہی جانتا ہے لیکن آج تم ان کا لحاظ نہیں کرتے۔

- میں اسلام لانے میں چوتھا ہوں۔
- رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی۔
- جب پہلی صاحبزادی فوت ہوگئی تو دوسری نکاح میں دے دی۔
- میں نے پوری زندگی، کبھی گانا نہیں سنا۔
- میں نے کبھی برائی کی خواہش نہیں کی۔
- جس ہاتھ سے حضور ﷺ سے بیعت کی اس ہاتھ کو آج تک نجاست سے دور رکھا، حتیٰ کہ میں نے غسل خانے میں کبھی ننگے بدن غسل نہ کیا۔
- جب سے اسلام لایا ہوں کوئی جمعہ ایسا نہیں گزرا کہ میں نے غلام آزاد نہ کیا ہو، اگر کسی جمعہ کو میرے پاس غلام نہیں ہوا تو اس کی قضا ادا کی۔
- عہد جاہلیت اور عہد اسلام میں کبھی زنا نہیں کیا۔
- نہ ہی کبھی چوری کی۔
- میں نے عہد رسالت میں پورا قرآن حفظ کیا۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خانگی اور ازدواجی زندگی

خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے 9 شادیاں کیں، آپ رضی اللہ عنہ کے 10 بیٹے اور 7 بیٹیاں تھیں، آپ کی سب سے پہلی شادی دختر رسول ﷺ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی اور ان کے انتقال کے بعد دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ ان کے بعد فاختہ بنت عزوان بن جابر سے ہوئی، دیگر ازواج میں ام عمرو بن جندب فاطمہ بنت ولید، اسماء بنت ابی جہل، ملیکہ بنت عینیہ، رملہ بنت شیبہ، نائلہ بنت فرافصہ کا نام طبری اور انساب الاشراف میں بلاذری نے نقل کیا ہے، اولاد میں عبداللہ الاکبر، عبداللہ الاصغر، عمرو، ابان، خالد، عمر ولید، سعید مغیرہ، عبدالملک، ام سعید، ام ابان، ام عمرو، عائشہ ام البنین، مریم صغریٰ و رام خالد کا نام تاریخ میں محفوظ ہے۔

Scanned with CamScanner

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اوصاف وکمالات

سفید رنگ، خوبصورت وجاہت، متوازن قد وقامت، چہرے پر چیچک کے چند نشانات، داڑھی گنجان اور زلف دراز کے حامل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب لباس زیب تن کر کے عمامے سے مزین ہوتے تو بڑے خوبصورت معلوم ہوتے، آپ خوش شکل اور خوش قامت ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سیرت وکردار کی خلعت سے آراستہ تھے۔ بڑے پیمانے پر تجارت کے باعث شروع ہی سے دولت مند تھے، اس لئے لباس بھی عمدہ پہنتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کی غذا عمدہ اور اعلیٰ معیار کی ہوتی تھی، آپ لذیذ اور نفیس غذاؤں کے عادی تھے، عرب میں بہت بڑے مالدار ہونے کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کا طرز زندگی سادگی سے عبارت تھا، رہن سہن، اخلاق واطوار اور اخلاق وکردار میں آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو مشعل راہ بناتے، آپ کا ہر کام اتباع سنت سے آراستہ ہوتا، ایک مرتبہ آپ وضو سے فارغ ہو کر مسکرائے لوگوں نے اس موقع پر مسکراہٹ کی وجہ پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کے بعد اسی طرح مسکراتے دیکھا ہے، مسند احمد بن حنبل میں ہے، ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کے گوشت کا ایک بڑا ٹکڑا منگوایا اسے تناول فرمایا اور تجدید وضو کے بغیر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ فراغت کے بعد ارشاد ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی جگہ بکری کا گوشت تناول فرمایا تھا اور پھر اسی طرح بغیر تجدید وضو کے نماز پڑھی تھی۔

تقویٰ وطہارت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جوہر ذاتی تھا، گناہ ومعصیت اور کفران وعصیان سے آپ کی طبیعت کو نفور تھا، سلیمان بن موسیٰ کا بیان ہے۔

> ''ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چند لوگوں کے ہاں مدعو تھے، لیکن یہ مجمع ایک ناپسندیدہ مشغلہ یعنی گانے بجانے میں مصروف تھا لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو مجمع منتشر ہو چکا تھا آپ کو اس قبیح واقعہ کا علم ہوا تو خدا کا شکر ادا کیا اور بطور کفارہ ایک غلام آزاد کیا''۔ (صفۃ الصفوہ)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قول وفعل سنت رسول ﷺ کی اتباع سے معمور تھا، آپ کا قلب وذہن احترام رسول ﷺ، عشق مصطفوی ﷺ اور شیفتگی حق سے آراستہ تھا، آپ کے بڑے کمالات میں سخاوت، حلم اور حیاء نے اپنوں اور غیروں سے لوہا منوایا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کو کتابت وحی جیسے اعزاز سے بھی سرفراز فرمایا، قرات قرآن، تدوین حدیث جمع کتاب اللہ آپ رضی اللہ عنہ کے منفرد کمالات ہیں، آپ کے اجتہادات، فرامین ومراسلات، خطبات وتقاریر آنے والی پوری امت مسلمہ کے لئے خزانہ عامرہ ہے۔

خلیفہ راشد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا طرز حکومت

تیسرے خلیفہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا دور 12 سال پر محیط ہے۔ اس عہد میں کابل سے لے کر مراکش تک وسیع وعریض خطہ اسلام کے سایہ عاطفت میں رہا، شرافت وحیاء، بے نفسی آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ خلفاء میں آپ کو سادہ مزاجی، عاجزی اور فروتنی میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ سب سے زیادہ مالدار ہونے کے باوجود آپ کا اعلیٰ اخلاق خدا ترسی اور حسن سلوک ضرب المثل بن گیا تھا۔ دولت وثروت اور مال وجائیداد میں سب سے پہلے ہونے کے باوجود جب خلافت کا بار گراں آپ کے کاندھوں پر آیا تب بھی آپ کی خشیت الٰہی، ورع وتقویٰ، للّٰہیت وعبادت گزاری میں سرمو فرق نہ آیا۔

اسلامی حکومت کی ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ تجارتی سرگرمیاں جاری نہ رکھ سکے اس طرح ذرائع آمدن محدود یا مسدود ہو گئے ادھر دریا دلی، فیاضی اور جود وسخا میں کوئی فرق نہ آیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ دولت کی فراوانی ختم ہو گئی، ان حالات کو سمجھنے کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ایک قول ملاحظہ ہو جسے قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں نقل کیا ہے۔

> ''جس وقت میں نے منصب خلافت قبول کیا تھا، میں پورے عرب میں اونٹوں اور بکریوں کا سب سے زیادہ مالک تھا اور آج میرے پاس حج کے دو اونٹوں کے سوا ایک اونٹ اور ایک بکری بھی نہیں''۔

Scanned with CamScanner

عزیمت کا یہ وہ راستہ تھا، جس پر چل کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے 44 لاکھ مربع میل کے وسیع علاقے پر اسلامی سلطنت قائم کی۔

ہمارے حالات پر غور کیا جائے تو معاملہ سارا برعکس نظر آتا ہے، یعنی ایک چھوٹے سے چھوٹے عہدے والے انسان کی سب سے پہلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ جس طرح بھی ممکن ہو دولت جمع کرے ناجائز ذرائع سے جائیداد بنانا، بنک بیلنس رکھنا، پلاٹ اور کوٹھیاں تعمیر کرنا اس کی اوّلین ترجیحات ہوتی ہیں، پٹواری اور تحصیل دار سے لے کر وزیر تک ہر شخص رشوت، دھوکہ، فریب اور خیانت کے سارے ریکارڈ توڑ کر راتوں رات امیر بننے کا خواب دیکھتا ہے۔ حصول زر کے لئے تن من دھن لٹا دیتا ہے، وہ اپنے فرائض منصبی بھول کر صرف ذاتی منفعت کو مقدم رکھتا ہے، منتخب اراکین میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جو انتخابات میں خرچ کی گئی رقم جمع کرنا سب سے اہم فریضہ خیال کرتے ہیں۔ عہد حاضر میں ایک محلّہ اور وارڈ کے کونسلر سے لے کر قومی اسمبلی کے رکن تک ہر شخص قومی مفاد پر ذاتی مفاد اور قومی توانائی کی بجائے ذاتی توانائی کے لئے ہر حربہ استعمال کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جس محمدی شریعت اور خلافت راشدہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں یہاں پورے پچاس سالہ دور میں ایک واقعہ بھی ایسی خیانت اور ناہمواری کا نظر نہیں آتا، ہمارے ہاں چھوٹا طبقہ تو اپنے ملک ہی سے اپنا ذاتی مفاد وابستہ رکھتا ہے، لیکن اعلیٰ حکمران سوئٹزرلینڈ کے بنکوں، اعلیٰ تجارتی ٹھیکوں، اسلحہ کی خرید وفروخت کے ذریعے قومی دولت کا اربوں روپیہ خرد برد کر کے قوم وملک کے خادم کہلاتے ہیں، کئی ممالک کے حکمران غیر ملکوں میں شاندار بنگلے، پرشکوہ محلات اور کارخانے تعمیر کر کے اپنی غریب اور پسماندہ قوم کا منہ چڑاتے ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا درخشندہ دوران ساری خرافات سے کوسوں دور ہے۔ غلط فہمی اور کج روی کے باعث بعض قلم کاروں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور کے ایسے واقعات پر بھی طعن کیا ہے، جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے بعض اقارب کو رقوم عطا کی تھیں لیکن تمام کتابوں میں اس کی بھی تصریح موجود ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس کو بھی رقم دی اپنی

Scanned with CamScanner

گرہ سے دی، انہوں نے تو 12 سال تک قومی خزانے سے خود تنخواہ کا ایک روپیہ حاصل نہیں کیا۔ خلافت اسلامی کا یہ وہ اعجاز ہے۔ جس پر جتنا بھی رشک کیا جائے کم ہے۔

غذا اور لباس

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا رہن سہن اور غذا کا معیار نہایت اعلیٰ تھا، خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے انہوں نے پورا پورا فائدہ اٹھایا، آپ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے عین مطابق عمدہ لباس پہنتے، اعلیٰ مکان اور اچھے ماحول میں رہتے، اچھی خوراک استعمال کرتے، یہ سب کچھ ان کے ذاتی مال سے خرچ ہوتا تھا۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری کا بیان ہے:

> ''میں شام کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''خزیرا'' (عربوں کی سب سے عمدہ خوراک) کھایا کرتا تھا اس جیسا ''خزیرا'' میں نے کبھی نہیں دیکھا، اس میں بکری کا کلیجہ، دودھ اور گھی استعمال ہوتا تھا، امیر المومنین نے مجھ سے پوچھا، طعام کیسا ہے'' میں نے عرض کیا یہ تو بہت عمدہ ہے میں نے ایسا کھانا کبھی نہیں کھایا''۔
>
> ''آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ مسلمانوں کے مال سے نہیں کھاتا، اپنے مال سے کھاتا ہوں، اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں میں ہمیشہ اچھی غذا کھاتا ہوں''۔

مشہور اسلامی مؤرخ امام محمد بن سعد طبقات میں لکھتے ہیں:

> ''گو آپ رضی اللہ عنہ اچھے کپڑے استعمال کرتے تھے، لیکن ان میں تکلفات کا دخل نہیں ہوتا تھا، ایسے کپڑے سے نہایت پرہیز کرتے تھے جن سے مزاج میں غرور، تکبر، نخوت اور خود بینی کا مادہ پیدا ہو، عرب کا خاص لباس جو رومی امراء پہنتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے وہ بھی کبھی استعمال نہیں کیا، نہ اپنی بیویوں کو پہننے دیا، تمام عمر پائجامہ نہیں پہنا، صرف شہادت کے وقت ستر کے خیال سے پہن لیا تھا''۔

امور مملکت کی خصوصیات

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا 12 سالہ دور حکومت عدل و انصاف، اخوت و مساوات اور رعایا پروری کا نمونہ تھا۔

آپ نے ملاحظہ کیا کہ عرب کا سب سے زیادہ مالدار انسان مسند حکومت پر براجمان ہونے کے بعد ذاتی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، جس شخص کے دریائے سخاوت سے ہر خستہ حال سیراب ہوتا رہا، وہ اگر کسی کو ذاتی مال سے نفع پہنچاتا ہے، تو مغرب زدہ بعض مؤرخین اور سیاست سے آلود بعض قلم کار اسے بھی طعن کا نشانہ بناتے ہیں۔

بالآخر وہ صاحب عزیمت اس حال کو پہنچا کہ اونٹوں اور بکریوں کے بڑے بڑے ریوڑوں میں صرف ایک اونٹ اس کے پاس رہ گیا۔

بعض معاصر قلم کار خلیفہ سوم کے بارے میں سبائی روایات اور تاریخ کے رطب و یابس کا شکار ہو گئے ہیں، انہیں آپ کے دور کی تاریخ ساز فتوحات، حیرت انگیز ہمہ گیری، بے مثال رعایا پروری، معاشی استحکام اور دور تک اسلامی اقدار کا برسنے والا مینہ اور چمکنے والی کرنیں نظر نہیں آتیں، جس طرح انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر اعتراضات اور الزامات کو نمایاں سرخیوں سے تحریر کیا ہے اس کے مقابلے میں ان کے کارناموں کو اہمیت نہیں دی گئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب منہاج السنہ میں تمام اعتراضات کا جواب دے چکے ہیں۔ پوری امت مسلمہ کو اب اس صفائی کے بعد آپ پر کوئی اعتراض باقی نہیں رہا۔ دو سو سال بعد تحریر کی جانے والی تاریخ کو بہانہ بنا کر ایسے شخص کی کردار کشی نہیں کی جا سکتی جس کی بلندی مرتبت، اعلیٰ مقام اور عظمت پر نہ صرف یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ قرآن بھی گواہی دے چکا ہے۔

خلافت راشدہ کا یہ اعجاز بھی کچھ کم نہیں ہے کہ پہلا خلیفہ متوسط گھرانے کا چشم و چراغ ہے لیکن آخری وقت میں وہ پرانے کپڑوں ہی کے کفن پہنانے کا حکم دیتا ہے، تاکہ اچھے کپڑے غریبوں کے کام آ جائیں۔ دوسرا خلیفہ معاشی طور پر اتنا مستحکم نہ تھا لیکن وہ بھی سال بھر میں صرف 5000 درہم وصول کرتا ہے، یہی سالانہ آمدنی اس شخص کے حصے میں آتی

ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تمام صوبوں کے گورنر، قاضی اور ارکان دولت کی چھان پھٹک کر کے نہایت زیرک اور محنتی حاکم مقرر کیئے، تمام مفتوحہ ممالک کے علیحدہ علیحدہ علاقوں کو ریاستوں کی شکل میں مختلف یونٹوں میں تقسیم کیا، 44 لاکھ مربع میل میں تمام آباد کاروں کو زمین کے مالکانہ حقوق کے پروانے جاری کیئے، پولیس کے محکمے کو انقلابی بنیادوں پر مستحکم کیا، دنیا کے تمام مسلمانوں کو قرآن کریم کی ایک قرأت پر جمع کر کے قرآن کو دنیا بھر میں پھیلایا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں مملکت کی حدود بہت وسیع ہوگئی تھیں، یہاں انتظامی شعبوں کا اجراء اور ہر علاقے میں سستے انصاف کی عدالتوں کا قیام بھی آپ کا منفرد کارنامہ ہے۔

خلیفہ سوم کا طریقہ یہ تھا کہ ہر تین یا چھ ماہ بعد گورنروں اور عمال حکومت کے نام ہدایات جاری کرتے رہتے، عدل وانصاف کے تمام تقاضوں کا خیال کر کے پوری حکومتی مشینری کو رعایا پروری کا حکم جاری کرتے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت بے مثال اصلاحات اور فلاحی مہمات سے عبارت تھا، سادہ طرز زندگی، سادہ اطوار، اعلیٰ اخلاق، عام آدمی تک رسائی، ظلم وجور سے نفرت، زیادتی اور تجاوز سے دوری آپ کے شاہکار کارناموں میں شامل ہے۔

عوام پر بلا وجہ ٹیکسوں کی ممانعت

ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گورنروں کے نام حکم نامہ روانہ کیا۔ ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے امام یا امیر کو یہ حکم دیا کہ وہ قوم کا نگران یا چرواہا ہو اور اس نے اس کو اس لئے امیر نہیں بنایا کہ وہ عوام کو ٹیکسوں کے بوجھ تلے روند ڈالے“۔ (مشاہیر اسلام ج 4)

Scanned with CamScanner

مسند خلافت سے......تمغہ شہادت تک

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر جب قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عشرہ مبشرہ میں سے چھ نامور شخصیات کو نامزد کرکے انہی میں سے خلیفہ کے انتخاب کا حکم دیا۔ یہ چھ اصحاب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

بالآخر عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خفیہ رائے شماری کے ذریعے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کردیا۔ (تاریخ الخلفاء ص 122)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ 24 ہجری میں سریر آرائے خلافت ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو شروع میں 22 لاکھ مربع میل کے ایسے خطے پر حکومت کرنی پڑی، جس میں بیشتر ممالک فتح ہو چکے تھے، لیکن یہاں مسلمان مستحکم نہ ہوئے تھے، خطرہ تھا کہ یہ ریاستیں دوبارہ کفر کی آغوش میں چلی جائیں گی۔ لیکن خلیفہ سوم نے 12 دن کم 12 سال تک 44 لاکھ مربع میل کے وسیع وعریض خطے پر اسلامی سلطنت قائم کی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پہلے چھ سال فتوحات اور کامرانیوں کے ایسے عنوان سے عبارت ہیں، جن پر اسلام کی پوری تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی، خلافت اسلامیہ کے تاجدار ثالث نے فوجوں اور عسکری قوتوں کو جدید بنیادوں پر استوار کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ ہی کے دور میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر شام نے اسلام کا پہلا بحری بیڑا تیار کرکے بحر اوقیانوس میں اسلام کا عظیم لشکر اتار دیا تھا۔ اس طرح پاپائے روم پر سکتہ طاری کرکے آپ رضی اللہ عنہ کی فوجوں نے فرانس اور یورپ کے کئی ملکوں میں اسلام پہنچا دیا تھا۔ ہندوستان اور افریقی ممالک میں محمدی سورج کی کرنیں بھی آپ ہی کے دور میں پہنچی تھیں، اسلامی فوجوں نے عثمانی دور ہی میں سندھ، مکران، طبرستان اور متعدد ایشیائی ممالک فتح کئے تھے۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخری سالوں میں آپ کی پے در پے کامیابیوں نے یہود و مجوس اور شرک وتثلیث کے خوگروں کو ناک چنے چبوادیئے

تھے۔وہ کسی طرح بھی عہد عثمانی کی وسعت اور ہمہ گیری کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔سامنے آ کر جنگ لڑنے کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے منافقوں کا ایسا لشکر تیار کیا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر اقرباء پروری اور خیانت کا الزام لگانے لگا، منافقت اور دجل وفریب کے بہی خواہوں نے مصر سے ایک سازش کا آغاز کیا۔

ساڑھے سات سو بلوائی، ایک خط کا بہانہ بنا کر مدینہ منورہ پہنچے، بغاوت کا ایسا وقت طے کیا گیا جب مدینہ منورہ کے تمام لوگ حج پر گئے ہوں، صرف چند افراد یہاں موجود ہوں، ایسے وقت میں امیر المومنین کو خلافت سے دستبردار کروا کر اپنے مذموم مقاصد حاصل کئے جائیں، من مانی کاروائی کے ذریعے اسلام کے قصر خلافت کو مسمار کر دیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کو آگ اور خون میں مبتلا کر کے اسلام کی مرکزیت کو پارہ پارہ کر دیا جائے۔ فتوحات اور کامیابیوں کے راستے میں فوری طور پر سد سکندری کھڑی کر دی جائے......

35 ہجری ذیقعدہ کے پہلے عشرے میں باغیوں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا، حافظ عماد الدین نے البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ باغیوں کی شورش میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبر واستقامت کا دامن نہیں چھوڑا۔

محاصرہ کے دوران آپ رضی اللہ عنہ کا کھانا اور پانی بند کر دیا گیا۔قریباً 40روز تک بھوکے اور پیاسے 82 سالہ مظلوم مدینہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جمعہ 18 ذوالحجہ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب امیر المومنین کی شہادت کی خبر سنی تو فرمایا:

ولقد قتلوه وانه لمن اوصلهم للرحم و اتقاهم للربه

تحقیق انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور پروردگار کا خوف کھانے والے تھے۔

(الاستیعاب ص320ج1/ تہذیب التہذیب ص128 ج7/ تہذیب الکمال ص452ج19)

Scanned with CamScanner

سیدنا علی المرتضٰی کا رضی اللہ عنہ ارشاد

سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو جب لوگوں نے آ کر امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنائی تو فرمایا:

تبا لکم اخر الدھر　　اب تم پر ہمیشہ تباہی رہے گی۔

(الاستیعاب ص322ج1/الریاض النضرہ ص230ج1)

جناب امیر رضی اللہ عنہ کی ایک اور تقریر

قیس بن عبادہ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں، میں نے ایک روز سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

اللھم انی ابرء الیک من دم عثمان و لقد طاش عقلی یوم قتل عثمان و انکرت نفسی و جاء و نی للبیعة فقلت واللہ انی لا ستحی ان ابایع قوما قتلو ا عثمان و انی لا ستحی من اللہ ان ابایع وعثمان لم یدفن بعد فانصر فرافلما رجع الناس فسا لونی البیعة قلت اللھم انی مشفیق مما اقدم علیه ثم جآء ت عزیمة فبایعت فقالوا یا امیر المومنین فکانما صدغ قلبی و قلت اللھم خذ منی لعثمان حتی ترخی.

"الٰہی میں تیری جناب میں خون عثمان سے اپنی بریت کا اظہار کرتا ہوں۔ تحقیق عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن میرے ہوش اڑ گئے تھے اور میں نے اسے برا جانا اور میرے پاس لوگ بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا خدا کی قسم مجھے تو شرم آتی ہے کہ ایسی قوم سے بیعت لوں، جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور ایسی حالت میں کہ عثمان رضی اللہ عنہ دفن بھی نہ ہوئے ہوں، اس کے بعد لوگ چلے گئے، پس جب وہ پھر لوٹ کر آئے اور پھر مجھ سے بیعت کا سوال کیا میں نے کہا الٰہی! ابھی میں اس کام پر جرأت کرنے سے ڈرتا ہوں، پھر لوگ بضد ہو

Scanned with CamScanner

کر آئے تو میں نے بیعت لے لی، انہوں نے مجھے یا امیر المومنین کہا، انہوں نے کہا تو سہی مگر اس خطاب نے میرے دل کو چاک کر دیا اور میں نے کہا خدایا کچھ بھی ہو، تو عثمان رضی اللہ عنہ کو مجھ سے راضی کردے۔ (تاریخ الخلفاء ص129 سیوطی m)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ، عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اللہ کی تلوار میان میں تھی، لیکن آپ کی شہادت کے بعد تلوار میان سے ایسی نکلی کہ اب قیامت تک برہنہ ہی رہے گی۔

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اسلام حصن حصین میں تھا، مگر قتل عثمان رضی اللہ عنہ سے اس میں ایسا رخنہ پڑ گیا کہ اب قیامت تک بند نہ ہوگا، ان کے قتل سے خلافت مدینہ سے ایسی نکلی کہ اب واپس نہ آئے گی۔

(تاریخ الخلفاء ص129 سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد فرشتوں نے میدان جنگ میں مسلمانوں کی اعانت ترک کردی۔

(تاریخ الخلفاء ص130 سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

قاسم بن امیہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ایک ہی شعر میں مرثیہ کہہ دیا ہے۔

حمری لبس الدخ ضحیهم به

خلاف رسول الله یم اضاحیب

لوگو! خدا کی قسم! تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قربانی کے دن میں بہت بڑی قربانی کی ہے۔

شہادت عثمان رضی اللہ عنہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر خاص سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اشعار بھی ہیں۔

یا قاتل الله قوما کان امرهم

قتل الامام الزکی الطیب الرون

خدا اس قوم کو تباہ کرے جس نے پاک طیب برگزیدہ امام کو قتل کیا۔

ماقتلوه علی زنب الم به

Scanned with CamScanner

الا الذی نطقو ادورا ولم یکن

(رحمۃ للعالمین جلد دوم حاشیہ ص101 بحوالہ نہج البلاغہ چھاپہ دارالسطنت تبریز1267ھ)

وہ کسی گناہ کی آلودگی سے قتل نہیں کیا گیا بلکہ لوگوں نے ان کے خلاف خود جھوٹی باتیں بنائیں جن کی کوئی اصل نہ تھی۔

ملک الشعراء دربار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

من سره الموت صرفا لا مزاج له

فليات ماوية فی دار عثمان

جو خالص موت دیکھنے کا آرزومند ہو کہ اس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہو اس کو چاہیے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر جائے۔

ضحوا بالشمط عنوان السجود به

يقطع الليل تسبيحا و قراناً

لوگوں نے اس شخص کو ذبح کر ڈالا جس کی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے اور تمام شب نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیا کرتا تھا۔

صبر انذ لكم امی وما ولدت

قد ينفع الصبر فی المكروه احياناً

مسلمانو! صبر کرو تم پر میری ماں اور بھائی فدا ہوں بے شک مصیبت کے وقت صبر نفع بخشتا ہے۔

لتسمعن و شيكافی ديارهم

الله اكبر باثالات عثماناً

تم ضرور ان کے شہروں میں تاخت و تاراج کی خبر سنو گے اور اللہ اکبر کے ساتھ انتقام کے نعرے سنو گے۔

امام الشعبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ، امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی نظم سے بہتر میں نے کسی کے اشعار نہیں سنے وہ فرماتے ہیں:

Scanned with CamScanner

فکف یدیه ثم اغلق بابه

و ایقن ان الله لیس بغافل

اس نے اپنا ہاتھ روک کر دروازہ بند کرلیا اور یقین کرلیا کہ خدا غافل نہیں ہے۔

و قال لاھل الدار لا تقتلو ھم

عفا الله عن کل امرئی لم یقاتل

انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ دشمنوں کو قتل نہ کرو خدا اس کو معاف

کرے گا جو مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔

فکیف رایت الله صب علیهم

العداوة والبغضاء بعد التواصل

پھر تم نے دیکھ لیا کہ خدا نے ان پر کیسی مصیبت نازل کی یعنی باہمی الفت کے بعد

باہمی بغض وعداوت میں مبتلا ہو گئے۔

وکیف رایت الخیر ادبر بعده

عن الناس ادبار الریاح الجوافل

(تاریخ الخلفاء ص130 سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

تو نے دیکھ لیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد بھلائی لوگوں سے کیونکر پیٹھ پھیر کر چل دی گویا آندھی تھی

کہ آئی اور نکل گئی۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زریں اقوال

- آپ رضی اللہ عنہ کا قول ہے غم دنیا ایک تاریکی ہے اور غم آخرت دل میں ایک نور ہے۔
- فرمایا تارک دنیا خدا کا، تارک گناہ فرشتوں کا اور تارک طمع مسلمانوں کا محبوب ہوتا ہے۔
- فرمایا چار چیزیں بیکار ہیں۔

  ا۔ وہ علم جو بے عمل ہو۔

  ۲۔ وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے۔

  ۳۔ وہ زہد جس سے دنیا حاصل کی جائے۔

  ۴۔ وہ لمبی عمر جس میں سامان آخرت کچھ تیار نہ کیا جائے۔
- فرمایا! مجھے دنیا میں تین باتیں پسند ہیں۔

  ا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔

  ۲۔ ننگوں کو کپڑا پہنانا۔

  ۳۔ قرآن مجید خود پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا۔
- فرمایا بظاہر چار باتوں میں ایک خوبی ہے۔ مگر حقیقت میں چاروں کی تہ میں چار ضروری امر بھی ہیں۔

  ا۔ نیکوکاروں سے ملنا ایک خوبی ہے مگر ان کا اتباع کرنا ایک ضروری امر ہے۔

  ۲۔ تلاوت قرآن مجید ایک خوبی ہے مگر اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

  ۳۔ مریض کی عیادت ایک خوبی ہے مگر اس کی وصیت کرانا ایک ضروری امر ہے۔

  ۴۔ زیارت قبور ایک خوبی ہے مگر وہاں کی تیاری کرنا ایک ضروری امر ہے۔

Scanned with CamScanner

❁ فرمایا مجھے چار باتوں میں عبادت الٰہی کا مزہ آتا ہے۔

۱۔ فرائض کی ادائیگی میں۔

۲۔ حرام اشیاء سے پرہیز کرنے میں۔

۳۔ امید اجر پر نیک کام کرنے میں۔

۴۔ اور خوف خدا سے برائیوں سے بچنے میں۔

❁ فرمایا! متقی کی پانچ علامات ہیں

۱۔ ایسے شخص کی صحبت میں رہنا جس سے دین کی اصلاح ہو۔

۲۔ شرمگاہ اور زبان کو قابو میں رکھنا۔

۳۔ مسرت دنیا کو وبال خیال کرنا۔

۴۔ شبہات کے خوف سے حلال سے بھی پرہیز کرنا۔

۵۔ پس ایک میں ہی ہلاکت میں پڑا ہوں۔

❁ فرمایا یہ چیزیں بہت بیکار ہیں۔

- وہ عالم جس سے کوئی سوال نہ کرے۔
- وہ عمدہ عقل جس سے کچھ حاصل نہ کیا جائے۔
- بیکار اور مستعمل ہتھیار۔
- ویران مسجد۔
- وہ قرآن جس پر تلاوت نہ کی جائے۔
- وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے۔
- وہ گھوڑا جس پر سواری نہ کی جائے۔
- علم زہد جو طالب دنیا کے پیٹ میں ہے۔
- وہ عمر دراز جس میں توشۂ آخرت تیار نہ کیا جائے۔

(منبہات ابن حجر عسقلانی)

Scanned with CamScanner

اہلسنت والجماعت

کے کارکنان اور سکول، کالج، یونیورسٹیز میں پڑھنے والے

طلباء وطالبات اور عوام الناس کے لیے

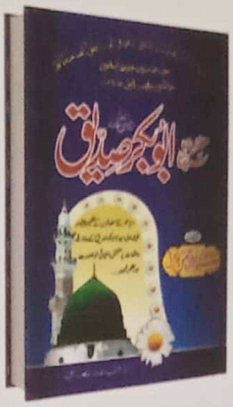

علامہ ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

کے ترتیب شدہ معلوماتی کتابچے

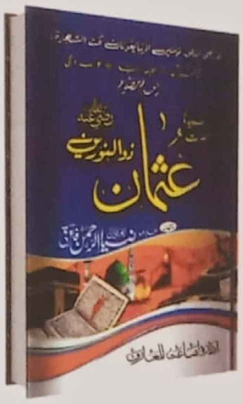

نیز ہمارے ہاں

علامہ فاروقی شہیدؒ کے ترتیب شدہ

4 کلر چارٹ

(علماء دیوبند کا تعارف اور ان کی خدمات، سیدنا امیر معاویہؓ اور اہل بیت رسول ﷺ، خلافت راشدہ اور شہداء کربلا) بھی دستیاب ہے۔

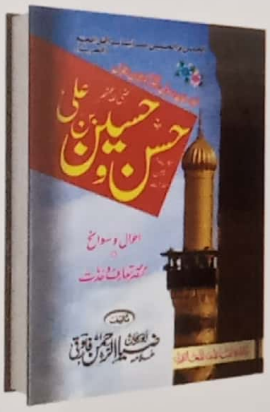

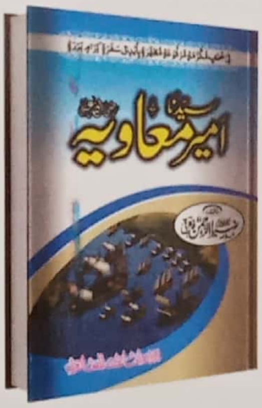

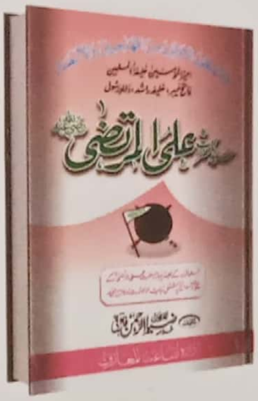

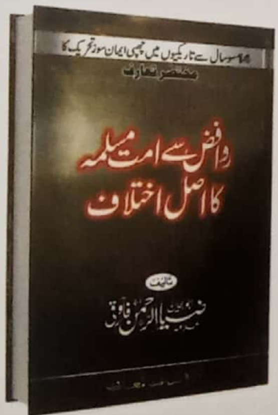

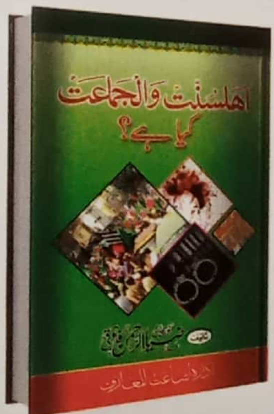

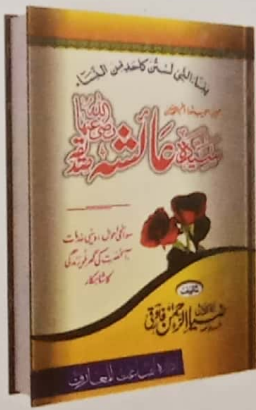

ادارہ اشاعت المعارف

نزد جامعہ عمر فاروق اسلامیہ راوی محلہ، سمندری، فیصل آباد، پاکستان

0300-6661452, 0300-7693296

Scanned with CamScanner